ریفرنس نمبر:Aqs 2158 تاریخ:10-11-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ

(1) جمعۃ المبارک کے خطبے میں یہ کلمات سننے کو ملتے ہیں: ”افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ اس پر کسی نے سوال کیا ہے کہ کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ افضلیت سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کریمین پر بھی حاصل ہے اور یہ فضیلت حسب نسب کے اعتبار سے ہے یا خلافت کے اعتبار سے ہے؟

(2) کیا بعض صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حسب نسب، خلافت یا ولایت وغیرہ کسی حوالے سے افضل ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) انبیاء ومرسلین کے بعد تمام انسانوں میں سب سے افضل ہستی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کی یہ فضیلت، فضیلتِ مطلقہ ہے اور اس اعتبار سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے بعد انسانوں میں سے جو قرب ووجاہت، عزت وکرامت، علوِ شان ورفعتِ مکان حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے، کسی اور کو حاصل نہیں، حسب نسب یا خلافت کے اعتبار سے یہ فضیلت نہیں ہے، لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کریمین پر بھی حاصل ہے، البتہ بعض جزوی فضیلتیں دیگر ہستیوں کو حاصل ہیں، جیسے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین ہونے کا شرف یقیناً والدین کریمین رضی اللہ عنہما ہی کو حاصل ہے۔

اسی طرح دیگر کئی جزوی فضیلتیں ایسی ہیں، جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاصل نہیں، لیکن دیگر اصحاب کو حاصل ہیں اور اس سے آپ رضی اللہ عنہ کی فضیلتِ مطلقہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

امام ابو احمد ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات 365ھ) حدیثِ پاک نقل کرتے ہیں: ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أبو بکر وعمر خیر الأولین وخیر الآخرین وخیر أهل السماوات وخیر أهل الأرضین إلا النبیین والمرسلین“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پہلے والوں اور بعد والوں، زمین والوں اور آسمان والوں میں سے انبیاء و مرسلین کے علاوہ باقی تمام سے بہترین ہیں۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال، جلد2، صفحہ443، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

افضلیت سے مراد کیا ہے؟ اس سے متعلق علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”هما أعلی المؤمنین صفة **وأعظمهم بعد الأنبياء قدرا**“ ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما مومنین میں سے سب سے زیادہ صفت کے اعتبار سے اعلیٰ ہیں اور (بارگاہ الٰہی میں) **انبیاء کے بعد مومنین میں سے سب سے بڑی قدر و منزلت والے ہیں۔**

(التیسیر شرح جامع الصغیر، جلد2، صفحہ172، مطبوعہ بیروت)

شرح مواقف میں ہے: ”و مرجعها ای مرجع الافضلیة التی نحن بصددها الی کثرة الثواب والکرامة عند اللہ“ ترجمہ: جس افضلیت سے متعلق ہم بحث کر رہے ہیں، اس کا مرجع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب کی کثرت اور عزت و کرامت (ان حضرات کی) ہے۔

(شرح المواقف، المرصد الرابع، المقصد الخامس، الافضل بعد الرسول، جلد3، صفحہ638، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

نسب کے اعتبار سے یہ فضیلت نہیں، جیسا کہ شرح عقائد کی شرح نبراس میں ہے: ”ذکر المحققون ان فضیلة المبحوث عنها فی الکلام **هی کثرة الثواب ای عظم الجزاء علی اعمال الخیر لا شرف النسب**“ ترجمہ: محققین نے ذکر کیا ہے کہ جس فضیلت سے متعلق ہم بات کر رہے ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ ثواب کا زیادہ ہونا اور اعمالِ صالحہ پر جزاء کا عظیم ہونا، نہ کہ نسب کے اعتبار سے شرف حاصل ہونا۔

(النبراس، افضل البشر بعد الانبیاء الخ، صفحہ299، مطبوعہ ملتان)

نوٹ: علماء کے کلام میں افضلیت کی شرح میں جو کثرتِ ثواب کہا گیا ہے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام اہلسنت

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”وہ کثرتِ ثواب سے زیادتِ قرب مراد لیتے ہیں، کہ بنی نوع انسان میں قرب بذریعۂ اعمال حاصل ہوتا ہے، اسی طرح کثرتِ نفع فی الاسلام قوت کیفیتِ ایمانیہ کا اثر و ثمرہ اور یہی کیفیت وجہِ تفاضلِ انبیاء وملائکہ ہے۔“ (حاشیہ مطلع القمرین (جدید تخریج شدہ)، صفحہ 124، مکتبہ بہارِ شریعت، لاہور)

افضلیت کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”سنیوں کا حاصلِ مذہب یہ ہے کہ **انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد جو قرب ووجاہت وعزت وکرامت وعلوِ شان ورفعتِ مکان و غزارتِ (وفور وکثرت) فخر وجلالتِ قدر بارگاہِ حق تبارک وتعالیٰ میں حضراتِ خلفاء اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حاصل، ان کا غیر اگرچہ کسی درجۂ علم وعبادت ومعرفت وولایت کو پہنچے، اولی ہو یا آخری، اہل بیت ہو یا صحابی، ہرگز ہرگز اس تک نہیں پہنچ سکتا، مگر شیخین کو امورِ مذکورہ میں ختنین پر تفوق ظاہر ورجحان باہر، بغیر اس کے کہ عیاذ باللہ فضل وکمالِ ختنین میں کوئی قصور وفتور راہ پائے اور تفضیلیہ دربارہ جناب مولیٰ اس کا عکس مانتے ہیں۔** یہ ہی تحریر مادۂ نزاع، بحمد اللہ اس نہجِ قویم واسلوبِ حکیم کے ساتھ جس میں ان شاء اللہ تعالیٰ شک مشکک ووہمِ واہم کو اصلاً محلِ طمع نہیں۔“

(مطلع القمرین (جدید تخریج شدہ)، صفحہ 114، مطبوعہ مکتبہ بہارِ شریعت، لاہور)

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سے حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نسب کی بناء پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دینے والے شخص سے متعلق سوال ہوا، تو جواباً آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”اگر وہ یہ کہتا کہ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بوجہ جزئیت کریمہ ایک فضل جزئی حضرات عالیہ خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر رکھتے ہیں اور مرتبہ حضرات خلفاء کا اعظم واعلیٰ ہے، تو حق تھا، مگر اس نے اپنی جہالت سے فضل کلی سبطین کو دیا اور افضل البشر بعد الانبیاء ابو بکر الصدیق کو عام مخصوص منہ البعض ٹھہرایا اور انہیں امیر المومنین مولیٰ علی سے افضل کہا، یہ سب باطل اور خلاف اہلسنت ہے، اس عقیدہ باطلہ سے توبہ فرض ہے، ورنہ وہ سنی نہیں اور اس کی دلیل محض مردود وذلیل۔ اگر جزئیت موجبِ افضلیت مرتبہ عند اللہ ہو، تو لازم کہ آج کل کے بھی سارے میر صاحب اگرچہ کیسے ہی فسق وفجور میں مبتلا ہوں اللہ عزوجل کے نزدیک امیر المومنین مولیٰ علی سے افضل واعلیٰ ہوں اور یہ نہ کہے گا مگر جاہل اجہل مجنون یا ضال مضل مفتون۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 29، صفحہ 274 تا 276، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(2) انبیاء ومرسلین کے بعد تمام انسانوں میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس پر تمام

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع ہے اور اس عقیدے پر بہت ساری احادیثِ نبویہ، آثارِ صحابہ اور بزرگانِ دین کے اقوال موجود ہیں، کسی بھی صحابی کا اس کے خلاف عقیدہ نہیں تھا، بلکہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو شیخین پر فضیلت دینے والے سے متعلق آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہی سزا کی روایت منقول ہے اور یہی مسلکِ حق اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کی یہ فضیلت حسب نسب یا خلافت کے اعتبار سے نہیں، بلکہ مطلقہ ہے، یعنی بغیر کسی خاص وصف کا لحاظ کیے یوں ہے کہ قربِ الٰہی وکثرتِ ثواب میں آپ بقیہ سب سے فائق ہیں، جیسا کہ پہلے جواب میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رآني النبي (صلی اللہ علیه وسلم) وأنا أمشي أمام أبي بكر الصديق فقال يا أبا الدرداء أتمشي أمام من هو خير منك في الدنيا والآخرة ما طلعت الشمس ولا غربت على أحد بعد النبيين والمرسلين أفضل من أبي بكر“ ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا، تو ارشاد فرمایا: اے ابو درداء! کیا تم ایسے شخص کے آگے چل رہے تھے، جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے۔ انبیاء و مرسلین کے علاوہ کسی بھی ایسے شخص پر سورج طلوع و غروب نہیں ہوا، جو ابو بکر سے افضل ہو۔ **(تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد 30، صفحہ 209، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)**

امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات 509ھ) حدیثِ پاک نقل کرتے ہیں کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”أتاني جبريل قلت يا جبريل من يهاجر معي قال أبو بكر وهو يلي أمر أمتك من بعدك وهو أفضل أمتك“ ترجمہ: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے، تو میں نے کہا: اے جبریل! میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، جو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کی امت کے والی ہوں گے اور آپ کی امت میں سے سب سے افضل ہیں۔

(الفردوس بماثور الخطاب، جلد 1، صفحہ 404، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صحابی ابن صحابی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم حی افضل هذه الامة بعد نبیها صلی اللہ تعالی علیه وسلم ابوبکر وعمر وعثمان ویسمع ذلک رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم فلا ینکره“ ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیات

حیات مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں حضرت ابو بکر، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین افضل ہیں، پس یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنتے اور آپ انکار نہ فرماتے۔ **(المعجم الکبیر، جلد12، صفحہ285، مکتبۃ العلوم والحکم، الموصل)**

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ تابعی ہیں، آپ فرماتے ہیں: "قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم؟ قال ابو بکر قلت ثم من؟ قال عمر" ترجمہ: میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ میں نے کہا پھر کون افضل ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔

(صحیح البخاری، باب فضل ابی بکر، جلد1، صفحہ518، مطبوعہ کراچی)

امام اعظم امام ابو حنیفہ (تابعی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان بن عفان ثم علی بن ابی طالب رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، پھر عمر بن خطاب، پھر عثمان بن عفان، پھر علی بن ابی طالب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین افضل ہیں۔

(فقہ اکبر مع شرح، صفحہ61، مطبوعہ کراچی)

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ تابعی ہیں، آپ سے پوچھا گیا کہ حضرت علی افضل ہیں یا حضرت ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہم)؟ تو یہ سنتے ہی آپ کا جسم لرز اٹھا اور آپ کے ہاتھ سے عصا گر گیا اور فرمایا: "ما کنت أظن أن أبقی إلی زمان یعدل بھما" ترجمہ: مجھے گمان نہ تھا کہ میں ایسے زمانے تک زندہ رہوں گا، جس میں لوگ حضرت ابو بکر و عمر کے برابر کسی دوسرے کو ٹھہرائیں گے۔

(تاریخ الخلفاء، الخلیفۃ الاول ابوبکر الصدیق، صفحہ31، مطبوعہ عرب شریف)

صحابہ و تابعین کا افضلیتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ پر اجماع تھا، جیسا کہ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات 923ھ) فرماتے ہیں: "الافضل بعد الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ وقد اطبق السلف

علی انه افضل الامۃ ۔حکی الشافعی وغیرہ اجماع الصحابة والتابعین علی ذلک ” ترجمہ: انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل ہیں اور سلف نے ان کے افضل الامت ہونے پر اتفاق کیا۔ امام شافعی وغیرہ نے اس مسئلہ پر صحابہ اور تابعین کا اجماع نقل کیا۔

(ارشادالساری، باب فضل ابی بکربعدالنبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، جلد8، صفحہ147، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات 676ھ) فرماتے ہیں:” وأجمع أهل السُنة علی أن أفضلهم علی الإطلاق أبو بكر، ثم عمر “ترجمہ: اہلسنت وجماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ صحابہ میں علی الاطلاق سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہیں۔

(تھذیب الاسماء واللغات، جلد1، صفحہ15، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شیخین پر فضیلت دینے والے سے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:” من فضلني علی أبي بكر وعمر جلدتهم حد المفتري “ترجمہ: جو مجھے حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے گا، میں اسے الزام لگانے والے کی سزا دوں گا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد30، صفحہ383، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

یہ افضلیت خلافت کے اعتبار سے ہے یا ولایت کے اعتبار سے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:”**سلسلہ تفضیل عقیدہ اہلسنت میں یوں منتظم ہوا کہ** افضل العلمین واکرم المخلوقین محمد رسول رب العلمین ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، پھر انبیاء سابقین، پھر ملائکہ مقربین، پھر شیخین، پھر ختنین، پھر بقیہ صحابہ کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اور پُر ظاہر کہ سلسلہ واحدہ میں مافیہ التفاضل یعنی وہ امر جس میں کمی بیشی کے اعتبار سے سلسلہ مرتب ہوا، ایک ہی ہو گا۔۔۔ پس بالضرورۃ وہ امر یہاں بھی ایک ہی ہو گا اور جس بات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء اور انبیاء کو تمام ملائکہ اور ملائکہ مقربین کو شیخین پر زیادتی مانی گئی ہے، بعینہ اسی امر میں شیخین کو جنابِ عثمان وحضرت مرتضوی پر پیشی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین۔ اب ہم پوچھتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور انبیاء سے افضل کہا جاتا ہے، تو آیا اس کے سوا کچھ اور معنٰی ومفہوم ہوتے ہیں کہ حضور کا رتبۂ عالی اور قرب ووجاہت وعزت وکرامت ان سے زیادہ، اسی طرح جب انبیاء کو ملائکہ اور ملائکہ کو صحابہ سے افضل کہتے ہیں، اس معنٰی کا غیر

ذہن میں نہیں آتا، تو شیخین کو جو مولیٰ علی سے افضل کہا، وہاں بھی قطعاً یہی معنیٰ لیے جائیں گے، ورنہ سلسلہ بکھر جائے گا اور ترتیب غلط ہو جائے گی اور جو یہاں زیادتِ اجر وغیرہا معانی مخترع مراد لیتے ہو، تو بحکمِ مقدمہ مذکورہ اوپر بھی یہی لینا پڑے گا، حالانکہ فرشتے بایں معنیٰ اہل ثواب نہیں، نہ بعض ملائکہ مقربین مثل حملۂ عرشِ عظیم میں باعتبار نفع فی الاسلام کلام جاری ہو اور خلافت تو خلفاء اربعہ سے اوپر کسی میں نہیں، پھر یہ معانی تراشیدہ کیوں کر درست ہو سکتے ہیں؟ لطف یہ ہے کہ جیسے اوپر کی ترتیبوں میں تفضیل بمعنیٰ علوِ شان و رفعتِ مکان لیتے آئے، یوں جب نیچے آکر مولیٰ علی کو بقیہ صحابہ سے افضل کہتے ہیں، وہاں بھی اسی معنیٰ پر ایمان لاتے ہیں، بیچ میں شیخین کی نوبت آتی ہے، تو اگلا پچھلا یاد نہیں رہتا، نئے نئے معنیٰ گڑھے جاتے ہیں اور اس معنیٰ کے رد پر بڑے بڑے اہتمام ہوتے ہیں۔ اب بھی دعویٰ انصاف باقی ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ملخصاً۔"

(مطلع القمرین (جدید تخریج شدہ)، صفحہ 123 تا 124، مطبوعہ مکتبہ بہارِ شریعت، لاہور)

اس مسئلے پر یہ چند دلائل ذکر کیے گئے ہیں، مزید تفصیل کے لیے امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا رسالہ **مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین** کا مطالعہ فرمائیں۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

04 ربیع الثانی 1443ھ/10 نومبر 2021ء